میلاد پر اعتراض کے جوابات



کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ غیر مقلد عید میلادالنبی کے متعلق درج ذیل اعتراضات کرتے ہیں:۔

(1) عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہے؟

(2) کیا یہ عید 23 سالہ دورِنبوت میں تھی؟

(3) تیس سالہ دورِخلافت میں تھی؟

(4) اس کا خطبہ کیوں نہیں؟

(5) اس کی نماز کیوں نہیں؟

(6) اس کے احکام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں نہیں بتائے؟

(7) اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟فرض،سنت،واجب،نفل؟

(8) ائمہ اربعہ سے بھی یہ عید میلاد ثابت ہے؟

(9) کیا آج کا مسلمان ان شخصیات سے زیادہ عاشق رسول ہے؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا مفصل جواب دے کرامت مسلمہ کوان غیر مقلد کے مکروفریب سے بچائیں۔

سائل:محمد فاروق(لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیر مقلدوں کی اپنی نرالی شریعت ہے۔ان کی شریعت میں بدعت کی تعریف یہ ہے کہ جوکام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کیاوہ بدعت ہے۔ آج تک غیر مقلد اس تعریف پر کوئی دلیل نہیں دے سکے،ادھرادھر کی مار کراپنے چیلوں کوحق سے دور رکھتے ہیں۔تمام امت مسلمہ کے نزدیک بدعت کی تعریف یہ ہے کہ جوفعل قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہووہ بدعت سیئہ(برا) ہے۔بدعت کی تعریف واقسام بیان کرتے ہوئے شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد(جنہیں بدمذہب بھی مانتے ہیں)فرماتے ہیں" البدعۃ ہو فعل ما لم یسبق إلیہ فما وافق السنۃ فحسن وما خالف فضلالۃ وہو المراد حیث وقع ذم البدعۃ وما لم یوافق ولم یخالف فعلی أصل الإباحۃ"ترجمہ:بدعت کا معنی یہ ہے کہ جو پہلے نہ ہوا ہو،لہٰذا نیا کام جوسنت کے موافق ہووہ اچھا ہے اور جوسنت کے خلاف ہووہ گمراہی ہے۔جہاں کہیں بدعت کی مذمت ہوگی اس سے مراد وہ بدعت ہوگی جوسنت کے مخالف ہے۔جوسنت کے مخالف نہیں،وہ مباح ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری،مقدمۃ الفتح جلد 01،صفحہ 84،دارالمعرفۃ،بیروت)

کیمیائے سعادت میں امام غزالی رحمۃ اللہ ارشادفرماتے ہیں"ایں ہمہ گرچہ بدعت ست وازصحابہ وتابعین نقل نہ کردہ

اندلیکن نہ ہرچہ بدعت بودنہ شاید کہ بسیاری بدعت نیکوباشد پس بدعت مذموم آں بود کہ برمخالفت سنت بود ''ترجمہ: یہ سب امور اگرچہ نوپید ہیں اور صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے منقول نہیں ہیں، مگر ایسا بھی نہیں کہ ہر نئی بات ناجائز وبدعت ہو کیونکہ بہت ساری نئی باتیں اچھی ہیں۔ چنانچہ مذموم بدعت وہ ہوگی جو سنت رسول کے مخالف ہو۔

(کیمیائے سعادت، رکن دوم، اصل ہشتم، باب دوم، صفحہ 388، انتشارات گنجینہ، ایران)

محدثین وفقہائے کرام نے صراحت کے ساتھ فرمایا کہ بعض بدعات واجب ہیں جیسے قرآن پاک پر اعراب لگانا، دینی مدارس بنانا وغیرہ چنانچہ شارح مسلم شریف علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کی تعریف اور اس کی اقسام کے متعلق فرماتے ہیں ''قال أهل اللغة هي كل شيء عمل على غير مثال سابق قال العلماء البدعة خمسة أقسام واجبة ، ومندوبة ومحرمة ، ومكروهة ، ومباحة ''ترجمہ: اہل لغت نے فرمایا ہر وہ عمل جس کی مثال پہلے نہ ہو وہ بدعت ہے۔ علماء نے ارشاد فرمایا بدعت کی پانچ اقسام ہیں: واجب، مستحب، حرام، مکروہ، مباح۔

(شرح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ، جلد 6، صفحہ 154، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

امام جلال الدین سیوطی، امام بیہقی، ملاعلی قاری رحمہم اللہ اور غیر مقلدوں کے پیشوا شوکانی نے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ''المحدثات من الامور ضربان احدهما احدث مما يخالف كتاباً اوسنةً اواثراً اواجماعاً فهذه البدعة ضالة والثاني ما احدث من الخير ولاخلاف فيه لواحد من هذه وهي غير مذمومة ''ترجمہ: نوپید باتیں دو قسم کی ہیں، ایک وہ ہیں کہ قرآن یا احادیث یا آثار، اجماع کے خلاف نکالی جائیں یہ تو بدعت وگمراہی ہے۔ دوسری وہ اچھی بات کہ احداث کی جائے اور اس میں ان چیزوں کا خلاف نہ ہو تو وہ بری نہیں۔

(القول المفيد في أدلة الاجتهاد والتقليد، جلد 1، صفحہ 79، دار القلم، الکویت)

مشہور غیر مقلد وہابی عالم وحیدالزمان بدعت کی اقسام کے بارے میں لکھتا ہے ''اما البدعة اللغوية فهي تنقسم الى مباحة ومكروهة وحسنة وسيئة ''ترجمہ: بہرحال باعتبار لغت کے بدعت کی حسب ذیل اقسام ہیں بدعت مباح، بدعت مکروہ، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔

(ہدیۃ المہدی، صفحہ 117، میور پریس، دہلی)

بدعت کی اس تعریف کو سمجھنے کے بعد اب کئے گئے اعتراضات کے جوابات کی طرف آتے ہیں:۔

(1) عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی منانا ہے، آپ کے فضائل بیان کرنا، آپ کی سیرت بیان کرنا ہے جو کہ شرعاً پسندیدہ فعل ہے۔ اللہ عزوجل نے نعمتوں کو یاد رکھنے اس کا شکر کرنے اور اس کا چرچا کرنے کا فرمایا ہے چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو۔ (سورۃ المائدہ، سورت 5، آیت 11)

دوسری جگہ فرمایا ﴿وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔ (سورۃ النحل، سورت 16، آیت 114)

ایک اور مقام پر فرمایا ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

(سورۃ الضحیٰ، سورت 93، آیت 11)

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑی نعمت ہیں چنانچہ بخاری شریف میں ہے ''ومحمد صلى الله عليه وسلم نعمة الله ''ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کی نعمت ہیں۔ (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب قتل أبي جهل، جلد 5، صفحہ 76، دار طوق النجاۃ)

امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف کے متعلق استخراج اصل عمل مولد مبارک میں فرماتے ہیں ''والشكر لله تعالى يحصل بانواع العبادة كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة واى نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبي الكريم نبي الرحمة صلى الله تعالى عليه وسلم في ذلك اليوم ''ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر کئی قسم کی عبادات مثلاً سجود، تلاوت، صدقہ خیرات وغیرہ کے ذریعے ادا

ہو جاتا ہے اور نبی کریم جو رحمت والے نبی ہیں ان کے ظہور سے بڑی نعمت اور کون سی ہو سکتی ہے؟

(الحاوی للفتاوی بحوالہ ابن حجر، حسن المقصد فی عمل المولد جلد 1، صفحہ 196، دار الفکر، بیروت)

(2,3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر خوشی منانا ان کے وسیلہ سے مانگنا پچھلی امتوں کا بھی شیوہ رہا ہے۔امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الخصائص الکبری میں لکھتے ہیں کہ ابن عساکر نے حضرت کریب سے روایت کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں"ثم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی آدم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتباشربہ وتستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امۃ ، وفی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد " ترجمہ: ہمیشہ اللہ تعالی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بارے میں آدم علیہ السلام اور ان کے بعد سب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے پیشگوئی فرماتا رہا۔قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشیاں مناتیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے اپنے دشمنوں پر فتح مانگتی آئیں، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین امم وبہترین قرون وبہترین اصحاب وبہترین شہر میں ظاہر فرمایا۔ (الخصائص الکبری جلد 1، صفحہ 16، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے اور پوچھنے پر فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی میلاد شریف کی طرح محفل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت بیان کیا کرتے تھے اور آپ کی تشریف آوری پر رب تعالی کا شکر ادا کرتے تھے۔نسائی شریف کی حدیث پاک ہے" عن أبی سعید الخدری قال:قال معاویۃ رضی اللہ عنہ:إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ یعنی من أصحابہ فقال " ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایک جلسہ میں تشریف لائے اور ان سے پوچھا کہ "مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا :جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ :آللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟" یہ جلسہ کیسا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضون نے عرض کیا کہ ہم نے یہ محفل اس لئے سجائی ہے کہ اللہ عزوجل نے جو ہمیں دین اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے اور آپ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا اس پر اس کا ذکر کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ عرض کی: اللہ عزوجل کی قسم ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں کہ دین اسلام کی نعمت اور آپ کی آمد کی نعمت عظمی پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کریں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ! میں تم سے قسم اس لئے نہیں لے رہا کہ مجھے تم پر شک ہے بلکہ (معاملہ یہ ہے کہ) میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ تمہارے اس عمل پر اللہ تعالی فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔

(سنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، کیف یستحلف الحاکم، جلد 8، صفحہ 249، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، حلب)

(4,5) یہ کس حدیث میں آیا ہے کہ عید صرف اسی دن کو کہا جائے گا جس میں نماز وخطبہ ہوگا؟ یہ اپنے پاس سے بنائے ہوئے جاہلانہ اعتراضات ہیں۔روایتوں میں یوم عرفہ، یوم عاشورہ، ایام تشریق کو عید کہا گیا جبکہ ان میں نماز نہیں ہوتی اور یوم عاشورہ وایام تشریق میں خطبہ بھی نہیں ہوتا۔مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ، عِيدُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ " ترجمہ: یوم عرفہ، یوم نحر اور ایام تشریق اہل اسلام کے لئے عید ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج 3 ص 394، مکتبۃ الرشد، ریاض)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "إِنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمُ عِيدٍ" ترجمہ: بے شک یوم عاشورا عید کا دن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 312، مکتبۃ الرشد، ریاض)

(6) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شریعت کے احکام پہنچا دیئے ہیں، کیا جائز ہے، کیا ناجائز ہے اس کے احکام واصول بھی بتا دیئے

ہیں، اگر عید میلاد النبی اسلامی اصولوں کے مطابق کی جائے تو بالکل جائز و مستحب فعل ہوگا۔ مروجہ عید میلاد النبی اگر چہ نو پید ہے لیکن اس میں چونکہ حضور علیہ السلام کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں جو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہیں اس لئے اس مروجہ میلاد کو بدعت حسنہ کہا جائے گا۔ غیر مقلد عالم قاضی شوکانی نے فتح الباری سے نقل کرکے اقسامِ بدعت کے بارے میں لکھا ہے: ”لغت میں بدعت اس کام کو کہتے ہیں جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اور اصطلاح شرع میں سنت کے مقابلہ میں بدعت کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مذموم ہے اور تحقیق یہ ہے کہ بدعت اگر کسی ایسے اصول کے تحت داخل ہے جو شریعت میں مستحسن ہے تو یہ بدعت حسنہ ہے اور اگر ایسے اصول کے تحت داخل ہے جو شریعت میں قبیح ہے تو یہ بدعت سیئہ ہے ورنہ بدعت مباحہ ہے اور بلاشبہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔“ (نیل الاوطار، جلد 3، صفحہ 325، مکتبۃ الکلیات الازہریۃ)

عظیم محدث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کی واضح تقسیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”أما كون تقبيل الخبز بدعة فصحيح، ولكن البدعة لا تنحصر في الحرام بل تنقسم إلى الأحكام الخمسة، ولا شك أنه لا يمكن الحكم على هذا بالتحريم؛ لأنه لا دليل على تحريمه ولا بالكراهة؛ لأن المكروه ما ورد فيه نهي خاص، ولم يرد في ذلك نهي، والذي يظهر أن هذا من البدع المباحة، فإن قصد بذلك إكرامه لأجل الأحاديث الواردة في إكرامه فحسن “ ترجمہ: روٹی کو چومنا جائز ہے۔ ہر بدعت حرام پر منحصر نہیں ہوتی، بلکہ اسے پانچ اقسام پر تقسیم کیا جائے گا۔ روٹی چومنے کو بدعت سیئہ پر محمول نہیں کیا جائے گا کہ اس کے ناجائز و مکروہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے کہ مکروہ وہ ہوتا ہے جس کے متعلق خاص ممانعت ثابت ہو اور روٹی چومنے کے متعلق کوئی ممانت وارد نہیں ہوئی۔ اس لئے روٹی چومنا بدعت مباح ہے۔ البتہ اگر اس روٹی چومنے سے کوئی اس کا اکرام کرے کہ جو اس کے متعلق احادیث ہیں تو یہ چومنا بدعت حسنہ ہے۔

(الحاوی للفتاوی، باب الولیمۃ، تقبیل الخبز ہل ہو بدعۃ أم لا، جلد 1، صفحہ 221، دار الفکر، بیروت)

(7) عید میلاد النبی نہ فرض ہے نہ واجب بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہارِ محبت کے سبب ایک مستحب فعل ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے ”ومن تعظيمه عمل المولد اذا لم يكن فيه منكر قال الامام السيوطى قدس سره يستحب لنا اظهار الشكر لمولده عليه السلام ۔۔۔ وقد قال ابن حجر الهيثمى ان البدعة الحسنة متفق على ندبها وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك اى بدعة حسنة“ ترجمہ: میلاد شریف کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے جبکہ وہ بُری باتوں سے خالی ہو۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ میلاد شریف کرنا اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بھی اسی طرح بدعت حسنہ ہے۔

(تفسیر روح البیان، فی التفسیر، سورۃ فتح، سورت 48، آیت 28، جلد 9، صفحہ 56، دار الفکر، بیروت)

(8) ائمہ اربعہ سے کسی چیز کا ثابت نہ ہونا اس کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں۔ ورنہ ختم بخاری غیر مقلد دلاتے ہیں وہ کیا صحابہ کرام و ائمہ اربعہ سے ثابت ہے؟ میلاد شریف کو ناجائز ٹھہرا کر خود سیرت کانفرنس کرتے ہیں کیا وہ ائمہ اربعہ سے ثابت ہے؟ میلاد کے جلوس کو ناجائز ٹھہرا کر اپنے ذاتی مفاد کے لئے ریلیاں نکالتے ہیں، ہڑتالیں کرتے ہیں وہ ائمہ اربعہ سے ثابت ہیں؟ بڑے بڑے ائمہ محدثین و فقہاء کرام نے میلاد شریف کو صراحت کے ساتھ مستحب قرار دیا ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے ”قال السخاوى لم يفعله احد من القرون الثلاثة وانما حدث بعد ثم لا زال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الكبار يعملون المولد ويتصدقون فى لياليه بانواع الصدقات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر من بركاته عليهم كل فضل عظيم قال ابن الجوزى من خواصه انه امان فى ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام واول من احدثه من الملوك صاحب اربل وصنف له ابن دحية رحمه الله كتابا فى المولد سماه التنوير بمولد البشير النذير فأجازه بألف دينار وقد استخرج له الحافظ ابن حجر اصلا من السنة و كذا الحافظ

السیوطی وردا علی الفاکہانی المالکی فی قولہ ان عمل المولد بدعۃ مذمومۃ" ترجمہ: امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا بعد میں ایجاد ہوا پھر ہر طرف کے اور ہر شہر کے مسلمان ہمیشہ میلاد شریف کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ طرح طرح کا صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پڑھنے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ اس مجلس پاک کی برکتوں سے ان پر اللہ عزوجل کا بڑا ہی فضل ہوتا ہے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اس کی برکت سے امن رہتا ہے اور اس میں مرادیں پوری ہونیکی خوشخبری ہے۔ جس بادشاہ نے پہلے اس کو ایجاد کیا وہ شاہ اربل ہے اور ابن دحیہ نے اس کے لئے میلاد شریف کی ایک کتاب لکھی جس پر بادشاہ نے اسکو ہزار اشرفیاں نذر کیں۔ حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے اس کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ایسوں کو رَد کیا ہے جو میلاد شریف کو بدعت سیئہ کہتے اور اس سے منع کرتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان، فی التفسیر، سورۃ فتح، سورت 48، آیت 28، جلد 9، صفحہ 56، دار الفکر، بیروت)

(9) پہلے بھی کہا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے طریقہ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت بیان کیا کرتے تھے، آج مسلمان میلاد شریف میں لڈو تقسیم کرتے ہیں تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر اپنے سر نذرانہ میں پیش کرتے تھے، حضور علیہ السلام کے ایک اشارے پر جان قربان کرتے تھے، یقیناً ان کی محبت ہم سے زیادہ تھی، ہم سکون سے پنکھوں کے نیچے محفل میلاد مناتے ہیں تو وہ دورانِ جہاد تلواروں کے سائے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت بیان کر کے میلاد مناتے تھے۔ بدلتے ادوار کے ساتھ شرعی احکام کے علاوہ رہن سہن غمی خوشی کے انداز بدل جاتے ہیں۔ کئی رہن سہن کے انداز ایسے ہیں جو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے دور کے مطابق کئے جبکہ موجودہ دور میں وہ افعال نہیں کئے جاتے جیسے نظر اتارنے کے لئے نظر والے کا غسالہ لے کر جسے لگی ہوتی تھی اس پر ڈالا جاتا ہے، یہ اس دور میں رائج تھا، اب نظر اتارنے کا یہ طریقہ رائج نہیں۔ جب لڑکی رخصت ہو کر شوہر کے ہاں جاتی تھی تو رائج تھا کہ وہاں چند عورتیں جا کر یہ دعائیہ کلمات پڑھتی تھیں "اتینکم اتینکم فحیانا وحیاکم" عید کے دن تلواروں سے کھیلا جاتا تھا وغیرہ۔ الغرض ہر دور میں رہن سہن کے انداز بدلتے رہتے ہیں۔ کون سا ایسا فرد ہے جو شادی بیاہ سے لے کر فوتگی تک صرف وہی فعل کرتا ہے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہو؟ ہرگز کسی حدیث میں نہیں آیا اور نہ کسی امام نے فرمایا ہے کہ جو فعل صحابہ کرام علیہم الرضون نے نہ کیا ہو وہ مطلقا ناجائز وبدعت ہے۔ غیر مقلدوں کو چیلنج ہے کوئی دلیل اس پر لائیں۔ ناجائز وہی ہے جو قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ ورنہ اگر یہ معیار بنالیا جائے کہ جو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کیا وہ ناجائز ہے تو غیر مقلدوں کے سالانہ اجتماع کیسے جائز ہوا؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان تو سالانہ اجتماع نہیں کرتے تھے؟ سالانہ ان کے مدارس کی دستار بندی، تقسیم اسناد کیسے جائز ہو گئیں؟

الختصر میلاد شریف کی محافل وخوشی کو اس طرح بے تک اعتراضات سے ناجائز وحرام ثابت کرنا خود ناجائز فعل ہے اور یہ شیطانی چیلوں کا کام ہے کیونکہ شیطان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش پر خوش نہیں ہوا تھا بلکہ رویا تھا۔ امام ابن کثیر البدایہ والنھایہ میں لکھتے ہیں "حکی السھیلی عن تفسیر بقی بن مخلد الحافظ أن إبلیس رن أربع رنات حین لعن، وحین أہبط، وحین ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وحین أنزلت الفاتحۃ "امام سہیلی نے بقی بن مخلد حافظ کی تفسیر سے روایت کیا کہ شیطان چار مرتبہ چیخ کر رویا جب اس پر لعنت کی گئی، جب اس کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

(البدایہ والنھایہ، فصل فیما وقع من الآیات لیلۃ مولدہ علیہ الصلاۃ والسلام، جلد 2، صفحہ 326، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

واللہ اعلم ورسولہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو اطہر مفتی محمد اظہر عطاری المدنی

1 ربیع الاول 1439ھ 19 نومبر 2017ء